میری حفاظت

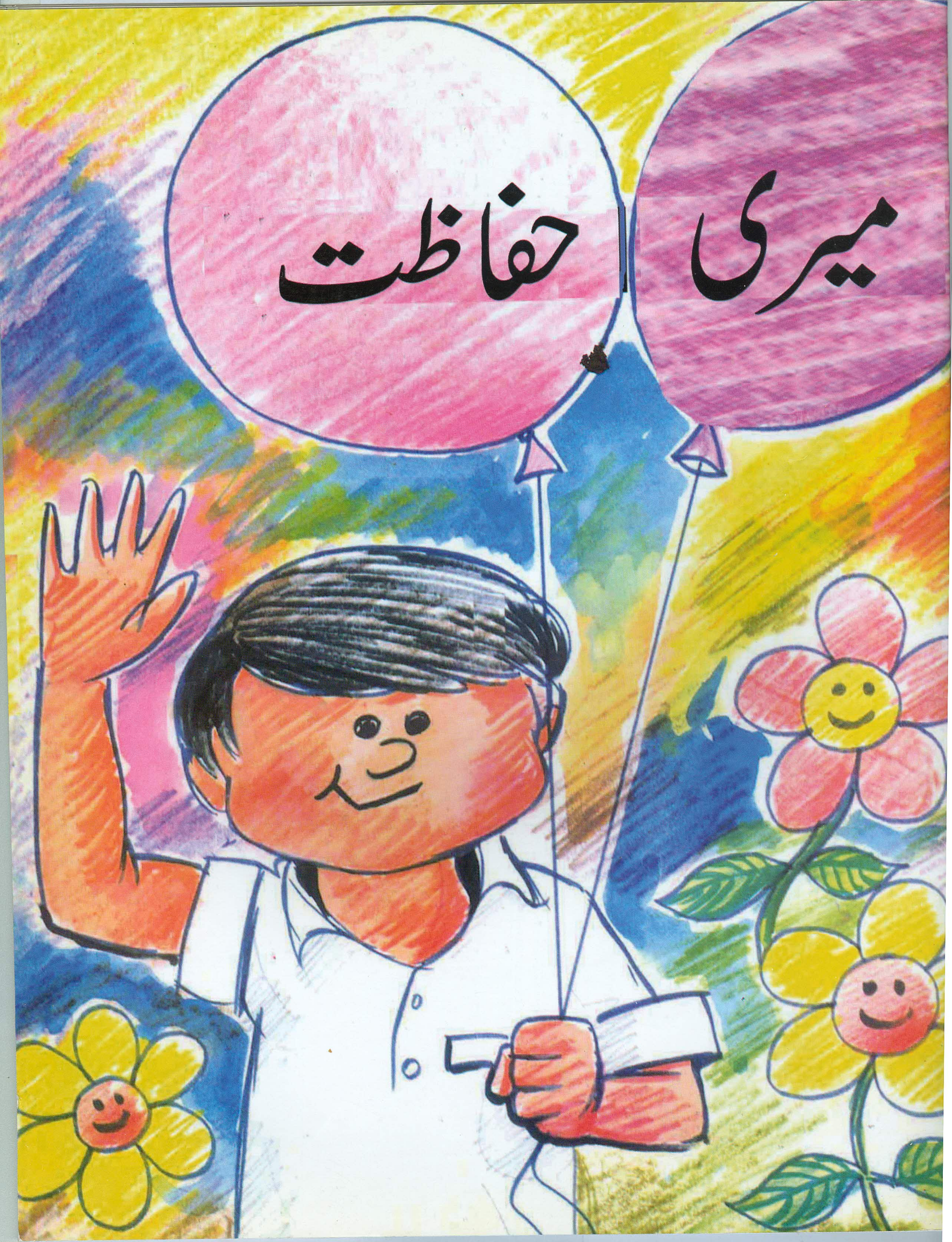

میری حفاظت

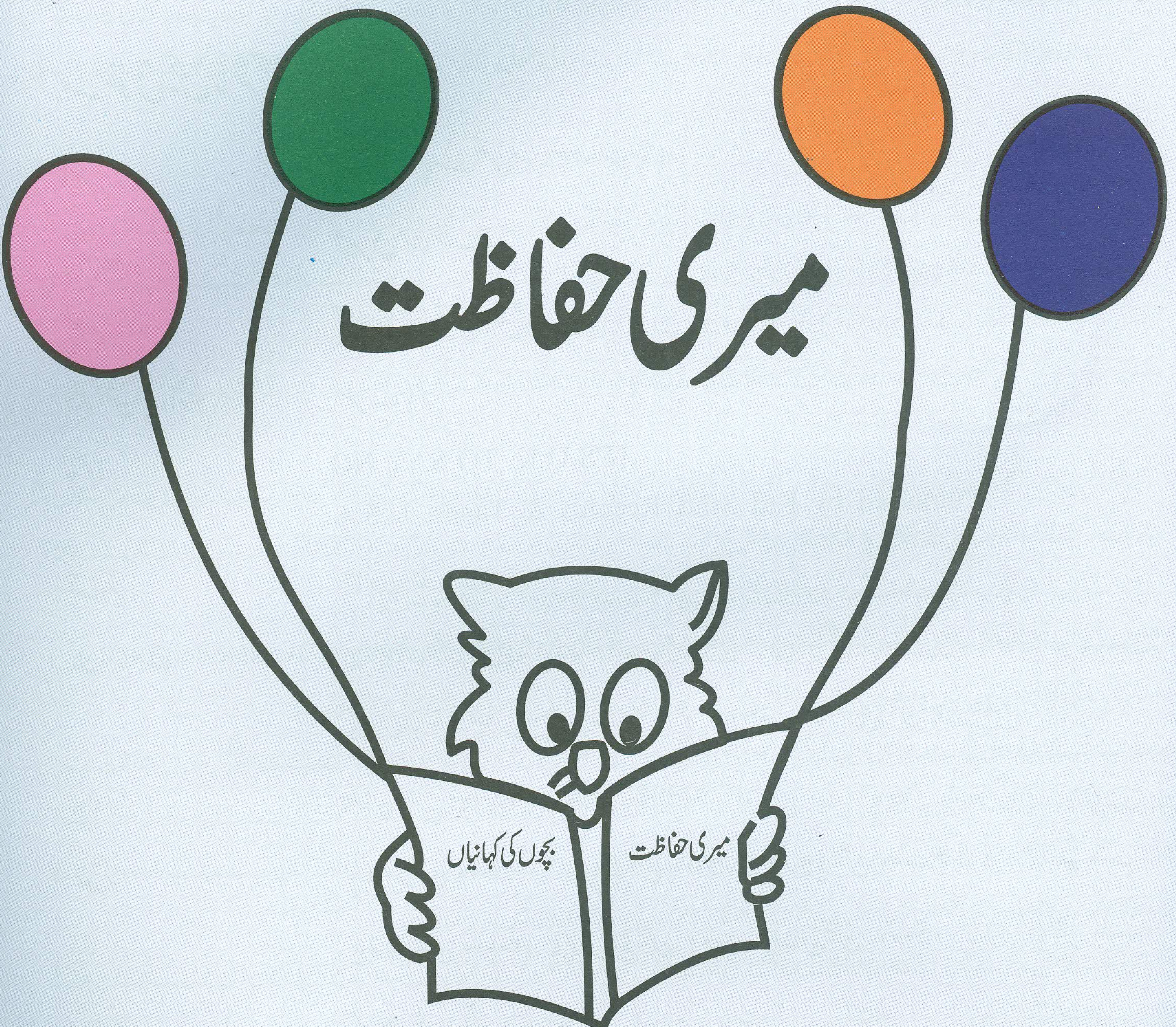

بچوں کے لئے دلچسپ معلوماتی اور رنگ بھرنے والی کتاب

CZECH REPUBLIC HUMANITARIAN AID

Pakistan asf acid survivors foundation

Sahil against child sexual abuse

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

ناشر : ساحل، پوسٹ بکس نمبر ۲۳۵، اسلام آباد

کتاب : **میری حفاظت**

تحریر : صبیحہ شاہین، ٹریز، ساحل

ایجوکیشن ایڈوائزر : منزے بانو

ماخوذ : IT'S O.K. TO SAY NO

Published by Kid Stuff Records & Tapes, U.S.A

تصاویر : شاٹون سنڈیکیٹ

سن اشاعت : پہلا ایڈیشن: دسمبر ۱۹۹۹ء دوسرا ایڈیشن: اپریل ۲۰۰۰ء پہلا ایڈیشن: دسمبر ۲۰۰۰ء چوتھا ایڈیشن: اپریل ۲۰۰۱ء

پانچواں ایڈیشن: ستمبر ۲۰۰۱ء چھٹا ایڈیشن: ستمبر ۲۰۰۷ء ساتواں ایڈیشن: جون ۲۰۰۹ء

پرنٹر : الرحمٰن پرنٹرز, بلیو ایریا اسلام آباد 2806234

تعداد : پہلا ایڈیشن: ۱۰۰۰، دوسرا ایڈیشن: ۵۰۰۰، تیسرا ایڈیشن: ۳۷۰۰۰

چوتھا ایڈِیشن: ۲۰۰۰۰، پانچواں ایڈیشن: ۵۰۰۰، چھٹا ایڈیشن: ۱۵۰۰۰ ساتواں ایڈیشن: ۲۰،۰۰۰

ایڈریس : نمبر ۱۳، فرسٹ فلور، البابر سینٹر، ایف ایٹ مرکز، اسلام آباد۔ پاکستان

ای میل : info@sahil.org

ویب سائٹ : www.sahil.org

پیش لفظ

ایسڈ سروائیورز فاونڈیشن 2007 میں والنٹری سوشل ویلفیر ایجنسز (رجسٹریشن اور کنٹرول) آرڈنیس 1961 کے تحت رجسٹرڈ کیا گیا۔ یہ ایک پاکستانی غیر منافع بخش تنظیم ہے جو 2006 سے تیزاب سے تشدد کے خاتمے کے اور جلے ہوئے افراد کے انسانی حقوق کے فروغ کے لیے ایک پر امن اور جمہوری عمل کے ذریعے کام کر رہی ہے۔

مشن۔ اے ایس ایف کا مقصد پاکستان میں تیزاب کے تشدد کا خاتمہ، متاثرین کے حقوق کی حفاظت اور قانون کے نفاذ پر عمل درامد کروانا ہے۔

مینڈیٹ۔ اے ایس ایف کا مینڈیٹ پر امن اور جمہوری عمل کے ذریعے شراکت داروں اور اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ کام کرنا ہے۔ تیزاب سے تشدد، صنفی امتیاز کے خاتمے اور متاثرین کو با اختیار بنانے کیلئے، تا کہ وہ اپنے انسانی حقوق کی بات کر سکیں۔

وژن۔ پاکستان تیزاب اور دوسری طرح سے جلائے جانے کے تشدد سے پاک ملک بن جائے جس میں عورتیں اور بچے پوری طرح اپنے حقوق حاصل کر سکیں۔

کسی بھی طرح اور بالخصوص تیزاب سے جلائے جانا، صنفی امتیاز کی بنیاد پر تشدد کی ایک بدترین قسم ہے۔ یہ عالمی سطح پر اور خاص طور پر جنوبی ایشیا میں ایک عام رجحان بنتا جا رہا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان میں ہر سال تیزاب سے یا دوسری طرح جلائے جانے کے کم از کم 200 واقعات ہوتے ہیں۔ ان میں سے 15% بچے ہوتے ہیں۔ ان بچوں میں سے نصف تعداد اُن بچیوں کی ہے جن کو رشتوں سے انکار کی پاداش میں نشانہ بنایا گیا۔

تیزاب کے اثرات میں شدید جسمانی نقصان (آنکھوں اور اعضاء کا نقصان اور اس کے نتیجے میں انفیکشنز مثلاً Gangrene اور Septicimia)، نفسیاتی صدمہ، سماجی تنہائی اور بچوں میں خود اعتمادی کا فقدان شامل ہیں، جس کی وجہ سے ان کی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی متاثر ہوتی ہے۔

یہ دلچسپ رنگ بھرنے والی کتاب اے ایس ایف کی ایک چھوٹی سی کاوش ہے جس کا مقصد بچوں کو خطرناک صورت حال اسکے نتیجے میں لائحہ عمل اور اپنی حفاظت کے بارے میں آگاہ کرنا ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ بچوں کی جسمانی اور جنسی تشدد سے آگاہی اور خود تحفظ کی تربیت ایک اہم حکمت عملی ہے جو بچوں کو جسمانی اور جنسی تشدد اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے خطرات سے بچا سکتی ہے۔ اسلئے اے ایس ایف کی ٹیم نے اس حساس موضوع پر مبنی اور آسان کتاب کے لیے، ادارہ ساحل کے ساتھ کام کرنے کا فیصلہ کیا جو پاکستان میں بچوں کے حقوق اور تحفظ پر کام کرنے والے اداروں میں سر فہرست ہے۔

ہم اس کتاب کو مرتب کرنے میں Czech Republic کی مدد کے شکر گزار ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اس کے ذریعے ہم پاکستان میں بچوں کے تحفظ کو بڑھانے میں اپنا کردار ادا کر سکیں گے۔

اظہار یکجہتی کے ساتھ

اے ایس ایف ٹیم

1. 28 دسمبر 2011 سے پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ 336B,336A کے تحت، تیزاب یا کسی اور طریقے سے کسی کو جلانا ریاست کے خلاف جرم ہے۔ یہ ایک نا قابل صلح اور نا قابل ضمانت جرم ہے۔ اس کی سزا کم از کم 14 سال، یا عمر قید اور دس لاکھ روپے جرمانہ ہے۔

2. اے ایس ایف کے بارے میں جاننے کے لیے ہماری ویب سائٹ www.acidsurvivorspakistan.org یا www.facebook.com/Acid-Survivors-Foundation- Pakistan پہ وزٹ کریں۔ P O Box 419, Islambad Tel: +92 (0) 51-2305354

تشکّر

اس کتاب کو مرتب کرتے ہوئے ہمارے راستے میں ایسے لاتعداد کٹھن مراحل بھی آئے جن سے گذرنا چند مہربان دوستوں کے تعاون کے بغیر ممکن نہ تھا۔ میرے لئے ان ساتھیوں کا شکریہ ادا کرنا لازم ہے جن کی رہنمائی کی بنا پر یہ کتاب بطریق احسن پایہء تکمیل تک پہنچی۔ ان میں سعدیہ عطاء جنہوں نے اس کام کا آغاز بہت خوش اسلوبی سے کیا اور صبیحہ شاہین، جنہوں نے اس کام کو تکمیل تک پہنچایا۔ بلکہ نئی زندگی عطاء کی۔ ساحل کا تمام سٹاف اور وہ تمام ساتھی بھی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے ہمیں اس کتاب کے لیے تنقیدی و تعمیری مشورے دیئے

اس کے علاوہ وہ تمام تنظیمیں جنہوں نے اس کتاب کے لیے مالی تعاون کیا، ہم پر ان سب کا شکریہ بھی واجب ہے۔

انوشے حسین

ڈائریکٹر، ساحل

پیش لفظ

ساحل بچوں کی حفاظت کے لیے کام کرتی ہے۔ یہ کام کرتے ہوئے اس بات کا احساس ہوا کہ نازک اور حساس موضوع پر لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے زبان کا مسئلہ پیش آتا ہے اور خاص طور پر ماؤں کی طرف سے یہ مطالبہ بار بار سامنے آیا کہ ہم اُن کو کوئی ایسی کہانی مہیا کریں جس کو بنیاد بنا کر وہ اپنے بچوں سے بات چیت کا آغاز کر سکیں لہذا ساحل نے یہ کتاب "میری حفاظت" مرتب کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کتاب کو لکھنے کی ذمہ داری مجھے سونپی۔

اس کتاب کو لکھنے کا میرا تجربہ مشکل مگر انتہائی دلچسپ رہا۔ میں ناصرہ حبیب (اردو زبان میں میری استاد)، ڈاکٹر راشد متین اور منیزے بانو جنہوں نے مشکل مرحلوں میں میری مدد کی، بے حد مشکور ہوں۔

اس کتاب کو پڑھنے والے تمام افراد سے گذارش ہے کہ اگر وہ ضروری سمجھیں کہ اس کتاب میں ترمیم و اضافہ کی ضرورت ہے تو ہمیں اپنی آراء سے آگاہ کریں تا کہ اس کتاب کی آئندہ اشاعت بہتر اور مزید موثر صورت میں سامنے آسکے۔

صبیحہ شاہین

ٹرینر، ساحل

دیباچہ

زندہ قومیں اپنے روشن مستقبل کی بنیاد گزاری میں بچوں کی شخصیت سازی کی اہمیت سے پوری طرح واقف ہوتی ہیں۔ ترقی پذیر ملکوں میں جہاں خواندگی کا تناسب نسبتاً کم ہوتا ہے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ پھر پاکستان جیسے معاشرے میں جہاں اکثریت دیہات میں بستی ہے اور بچوں پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ گذشتہ چند برسوں میں بچوں سے متعلق مسائل کا احساس تو ہوا ہے مگر یہ ہماری ترجیحات میں اس طرح شامل نہیں ہیں جس طرح سے ہونے چاہئیں۔ تعلیم وتربیت، کردار سازی اور شخصیت کی تہذیب وتشکیل کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ لکھا جانا چاہیے۔ غیر سرکاری ادارے بھی اس میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ ماں کی گود اور گھر کے صحن سے جو عمل شروع ہوتا ہے وہی ایک مستحکم معاشرے کی بنیاد بنتا ہے۔ اس مرحلے پر ماں باپ اور گھر کے دوسرے افراد میں، محلے اور خاندان کے لوگوں میں بچوں کے مسئلوں کے بارے میں شعور پیدا کرنا معاشرے کی مجموعی بیداری کے لئے ضروری ہے۔ غیر سرکاری سطح پر فلاحی ادارے ''ساحل'' نے جس طرح کام کا آغاز کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ بچوں کے لئے تعمیری ادب کے منصوبے کے تحت سلسلہ وار کتابوں کا جو منصوبہ ''ساحل'' نے مرتب کیا ہے اس کی پہلی قسط دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ سہل اور سادہ زبان میں دلچسپ اور آسان پیرائے میں انہوں نے بچوں کے لئے جو کتاب تیار کی ہے وہ جدید ترین رجحانات کو سامنے رکھ کر کی گئی ہے۔ یقین کیا جانا چاہیے کہ یہ کتاب اور اس کے بعد آنے والی کتابیں بچوں کے ادب میں ایک مثبت اضافہ ہوں گی۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ فلاحی اداروں کے مروّجہ رجحانات کے برخلاف، جس میں پاکستان کے کم تعلیم یافتہ معاشروں کے لئے بھی انگریزی کو مسلط کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ ''ساحل'' نے اردو کو ذریعہ تعلیم بنایا ہے۔ اگر ''ساحل'' کی مجوزہ کتابیں بچوں کی بہت محدود تعداد کو بھی متاثر اور متوجہ کرسکیں تو یہ ایک بڑی قومی خدمت ہوگی۔

افتخار عارف

۲۷ اکتوبر ۱۹۹۱ء

(افتخار عارف)

صدر نشین

مقتدرہ قومی زبان

والدین / اساتذہ کے لیے ہدایات

یہ کتاب بچوں کے لئے ایک دلچسپ، رنگ بھرنے والی اور معلوماتی کتاب ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے اس کتاب کے علیحدہ علیحدہ ایڈیشن شائع کیے گئے ہیں۔

☆ والدین کے لئے اس کتاب میں اہم سبق یہ ہے کہ وہ اپنے اور بچوں کے درمیان اعتماد کی فضاء پیدا کریں۔

☆ اس کتاب میں بچوں کو جو اہم سبق دینے کی کوشش کی گئی ہے وہ یہ ہیں کہ بعض حالات میں اپنے سے بڑوں کو چند مخصوص باتوں پر ''نہ'' کہنا یعنی انکار کرنا ان کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔

☆ ہم ہمیشہ اپنے بچوں کو اپنے سے بڑوں کا کہا ماننے کا سبق دیتے ہیں لیکن انہیں یہ سمجھانا بھی ضروری ہے کہ ایسی صورت میں جہاں بڑا (واقف یا ناواقف) بچے کے لئے پریشانی / ممکنہ خطرے کا باعث بنے تو بچوں کو ان کا کہا نہیں ماننا چاہیے۔

☆ بحیثیت والدین / اساتذہ آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے بچوں کے اندر یہ احساس پیدا کریں کہ جسم کی حفاظت ہر بچے کا اپنا حق ہے۔

☆ بچے عام طور پر آپ کے بنائے ہوئے اصولوں پر بخوشی عمل کرتے ہیں۔ آپ کی اپنے بچوں کے ساتھ اتنی بے تکلفی ضرور ہونی چاہیے کہ وہ ایسی تمام باتوں یا چیزوں کے بارے میں آپ کو بتاسکیں جو ان کے ذہن میں سوال پیدا کریں۔

☆ بچوں کو یہ کتاب ان کی مرضی کے مطابق پڑھنے دیں۔

☆ جوں جوں آپ اس کتاب کو پڑھیں گے بہت سے سوالات سامنے آئیں گے اور ایسا موقع ہوگا جب آپ بچے کو ان تصورات کے بارے میں بتاسکتے ہیں جن کو وہ نہیں جانتا مثلاً ''**پریشانی، اجنبی، ناواقف اور راز**''۔

☆ ان الفاظ کا مطلب سمجھانے کیلئے پہلے بچوں سے ان کے خیالات دریافت کریں اور جہاں ضرورت ہو وہاں واضح کریں کہ ان الفاظ کے کیا معنی کیا ہیں۔

یہ کتاب لے کر آپ اپنے بچے کی حفاظت کے لئے پہلا قدم اٹھائیں گے اور ہمیں امید ہے کہ یہ بچوں کو اپنی حفاظت کرنے اور تشدد کے خلاف تعلیم دینے کا اہم فریضہ سرانجام دے گی اور بچوں کو ممکنہ خطرات سے آگاہ کریگی۔ اسی مقصد کیلئے ''ساحل'' نے یہ کتاب آپ کیلئے شائع کی ہے۔

خدشات وجوابات

☆ **بچیوں کو یہ کتاب کس عمر میں شروع کروانی چاہیے؟**

آپ اپنی بچیوں کو یہ کتاب تین سال کی عمر میں پڑھانا شروع کر سکتے ہیں۔

☆ **یہ کتاب پڑھ کر بچی لوگوں سے خوف زدہ تو نہیں ہو جائے گی ؟**

نہیں ہرگز نہیں اس کتاب میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ بچی اپنی معاشرتی زندگی میں شک و شبہات کا شکار نہ ہو بلکہ محفوظ زندگی گزار سکے، مثلاً سائیکل والا سبق پڑھاتے ہوئے استاد یا والدین اس بات کی وضاحت کریں کہ دوسروں کے کام آنا اچھی بات ہے۔

☆ **بڑوں کو انکار کرنا بدتمیزی کے زمرے میں آتا ہے، کہیں بچی اس سے گمراہ تو نہیں ہو گی ؟**

یہ والدین اور اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچی کو یہ فرق سمجھائیں کہ کن حالات و واقعات میں بڑوں کو انکار کیا جانا چاہیے مثلاً اپنے جسم کی حفاظت کی خاطر بڑوں کو انکار کرنا بدتمیزی کے زمرے میں نہیں آتا۔

☆ **کیا یہ کتاب پڑھ کر بچی اس قابل ہو جائے گی کہ وہ اپنی حفاظت خود کر سکے گی ؟**

یہ کتاب پڑھ کر بچی غیر شعوری سطح پر ہونے والے نقصانات سے بچ سکتی ہے۔

لیکن بچی کبھی پوری طرح اپنی حفاظت کرنے کے قابل نہیں ہوتی۔ اُس کو ہمیشہ مضبوط اور مخلص رشتوں کی ضرورت ہوتی ہے جو اسکی حفاظت کر سکیں۔

کتاب پڑھانے کے بعد استاد اور والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ بچے سے مندرجہ ذیل سوالات ضرور پوچھیں اور اگر بچے کو جواب معلوم نہ ہو تو اس کا تسلی بخش جواب دینا والدین اور استاد کا فرض ہے۔

☆ آپ کے لیے اس کتاب میں کون سی نئی باتیں ہیں۔

☆ آپ کو اس کتاب میں کونسی باتیں اچھی لگی ہیں اور کونسی باتیں بُری لگی ہیں اور کیوں ؟

☆ اس کتاب میں موجود موضوعات میں سے کن کن باتوں کا آپ کو پہلے سے علم تھا؟

☆ کیا آپ اپنی پریشانیوں سے اپنے والدین اور اساتذہ کو آگاہ کرتے ہیں؟

☆ کیا آپ کو کبھی کسی نے مفت ٹافیاں یا کھلونے دیئے یا دینے کی کوشش کی ہے؟

☆ کن لوگوں کا پیار کرنا آپ کو اچھا لگتا ہے اور کیوں؟

☆ پیار کرنے کا کونسا انداز آپ کو برا لگتا ہے اور کیوں؟

☆ کیا آپ جانتے ہیں کہ راز کیا ہوتا ہے؟

☆ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اجنبی کون ہوتا ہے؟

☆ کن حالات میں بڑوں کو انکار کیا جانا چاہیئے ؟

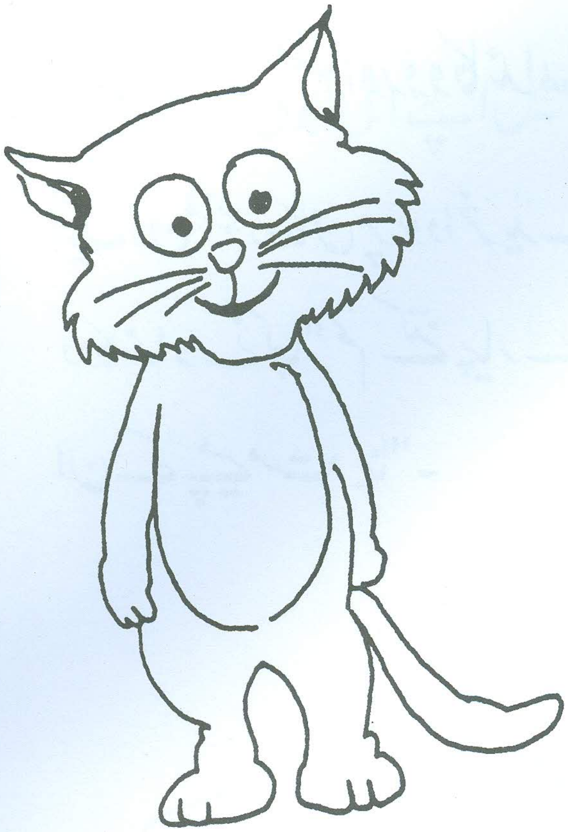

پیارے بچّو!

☆ دُنیا میں بہت سارے اچھے لوگ ہیں۔

☆ یہ آپ سے پیار کرتے ہیں۔

☆ یہ آپ کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔

☆ یہ مشُکل وقت میں آپ کے لئے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

☆ اور اِن کا پیار کرنا آپ کو اچھا لگتا ہے۔

☆ مگر اپنی حِفاظت کے لئے اِحتیاط بہت ضروری ہے اور یہی ہماری کہانی ہے۔

یونٹ 1: مَنٹو اور دوکاندار

ایک دن مَنٹو دوکان پر سودا خریدنے گیا۔

دوکاندار نے کہا" تم کتنے پیارے بچے ہو! یہ ٹافیاں اور بسکٹ لے لو،۔۔۔

ان کے پیسے مت دینا"۔

منٹو کا دل تو بہت چاہا مگر اس نے کہا" شکریہ " میں اپنے امی ابو کی اجازت کے بغیر کسی سے کوئی چیز نہیں لیتا"۔

یونٹ 2: منٹو اور ہمسایہ

منٹو گلی میں کھیلنے گیا۔ اس کے ہمسائے نے اس کو اپنے گھر بلایا اور کہا" بیٹے کل تمہارے گھر سے چاول آئے تھے۔ تم اندر آ کر اپنے برتن واپس لے جاؤ۔

منٹو کو گھر کے اندر جانا اچھا نہیں لگا۔ اس نے کہا " میں اندر نہیں آؤں گا ۔ کیونکہ میں اپنے امی ابو کو بتائے بغیر کہیں نہیں جاتا ۔ آپ مجھے یہیں پر برتن دے دیں"۔۔۔۔۔

یونٹ 3: منٹو کا حادثہ

منٹو کی سائیکل ایک دوسرے بچے کی سائیکل سے ٹکرا گئی۔

اور وہ گر پڑا۔ اُس کے گھٹنے پر چوٹ لگ گئی۔

ایک اجنبی شخص نے مَنٹو کو اٹھایا، اسکا زخم صاف کیا۔

مَنٹو نے کہا "شکریہ" اور گھر جا کر سارا واقعہ اپنے امی ابو کو بتایا۔

اسکی امی نے کہا" مشکل وقت میں دوسروں کے کام آنے والے لوگ اچھے ہوتے ہیں"۔

یونٹ 4: منٹو اور بڑا دوست

منٹو نے اپنی امّی کو بتایا ''امّی آج کھیل کے میدان میں ایک نیا لڑکا میرا دوست بنا ہے''۔

''اُسکی عمر کتنی ہے'' امّی نے پوچھا؟

''وہ مجھ سے چار سال بڑا ہے کیونکہ وہ مجھ سے چار جماعتیں آگے ہے''۔

مَنٹو کی امّی نے کہا ''ہم عمر لڑکوں سے دوستی رکھنا بہتر ہوتا ہے کیونکہ بڑے لڑکے چھوٹے لڑکوں پر رُعب ڈال سکتے ہیں۔ ککُو تمہارا اچھا دوست ہے وہ تمہارا ہم عمر ہے اور تمہاری جماعت میں بھی پڑھتا ہے۔ تم اس کے ساتھ کھیلا کرو''۔

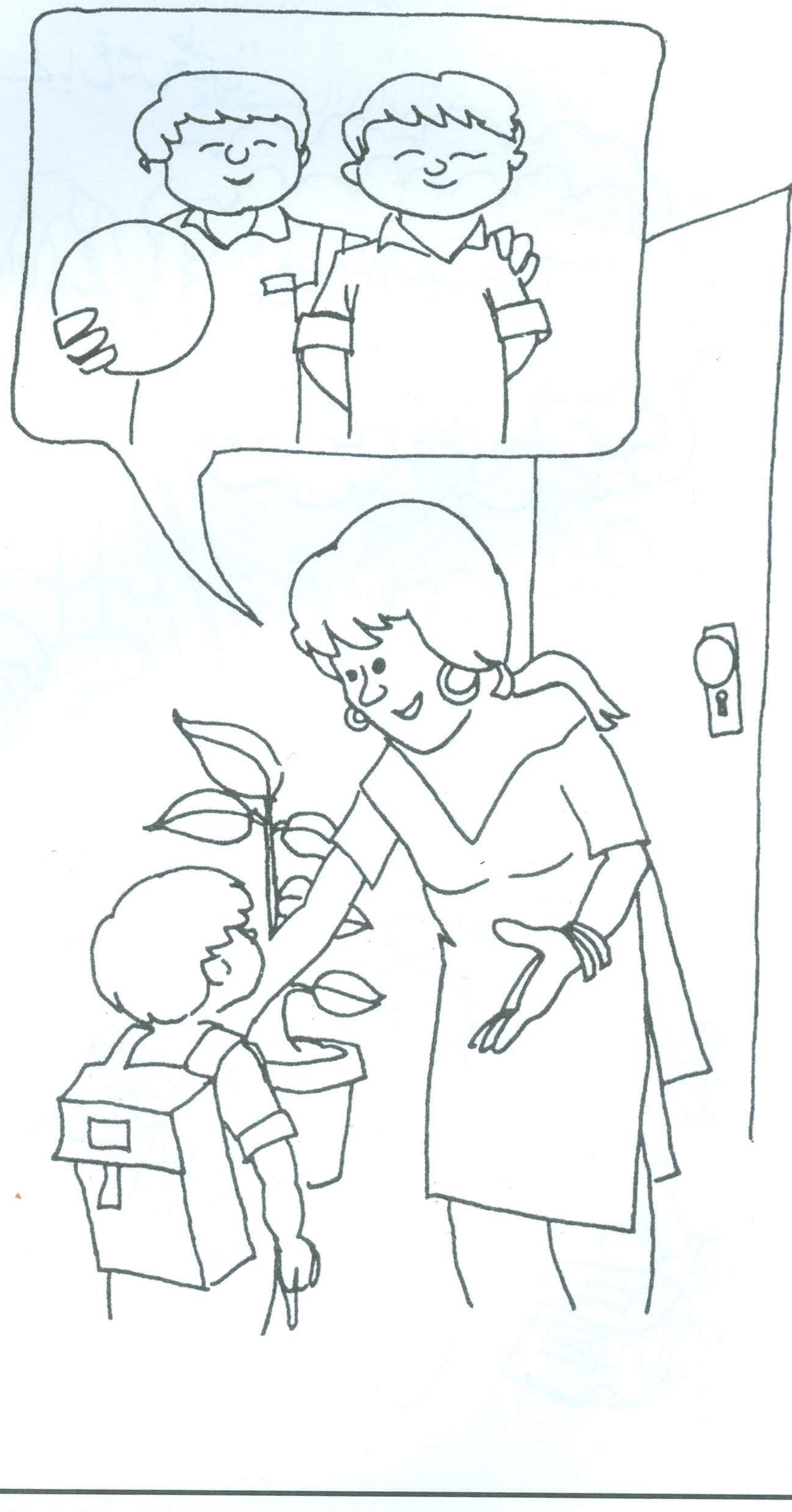

یونٹ 5: مَنٹو اور امُرودوں والا باغ

مَنٹو سکول جانے کی بجائے کھیل کے میدان میں چلا گیا۔اس کے ہمسائے نے اس کو وہاں دیکھ لیا ،اس نے مَنٹو سے کہا ''مَنٹو چلو ، امرودوں والے باغ میں چلیں''۔

مَنٹو نے جواب دیا ''امرودوں والا باغ بہت دور ہے اور جنگل جیسا ہے، میں وہاں نہیں جاؤں گا''۔

''اگر تم میرے ساتھ نہیں جاؤ گے تو میں تمہارے امّی ابو کو بتاؤں گا کہ تم آج سکول نہیں گئے

''ایک لمحے کیلئے منٹو ڈر گیا پھر اس کو اپنی

امّی کی ہدایت یاد آئی کہ کچھ لوگ دوسروں کی

غلطیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان سے غلط

کام کرواتے ہیں۔''

منٹو بولا ''میں گھر جا کر اپنی امّی کو ساری بات خود بتا دوں گا۔ میرے امّی ابو مجھے بہت پیار کرتے ہیں''۔

یونٹ 6: منٹو اور سائیں بابا

ایک دن منٹو اور اسکے سب دوست جھولوں پر گئے۔ وہاں پر ایک سائیں بابا ان کے پاس آئے۔ سائیں بابا نے ایک بچے سے کہا ''بچے تمہارا نام کیا ہے؟ اور تم کہاں رہتے ہو؟''

مَنٹو نے زور سے کہا ’’اپنا نام اور پتہ مت بتانا۔ میرے امّی ابّو نے مجھے بتایا ہے کہ کسی کو بھی اپنا نام اور گھر کا پتہ نہیں بتاتے‘‘۔ سب بچے وہاں سے گھر بھاگ گئے۔

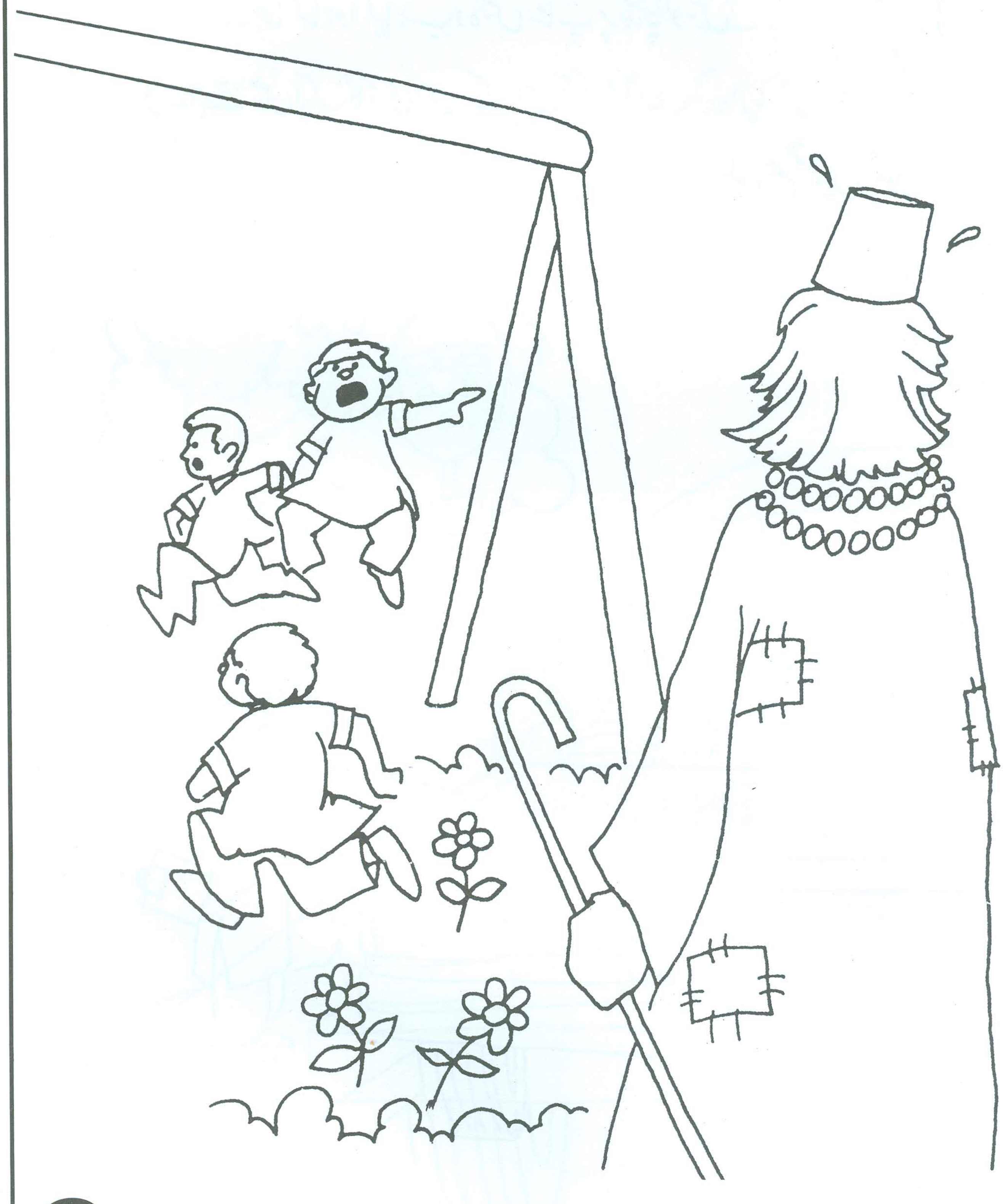

یونٹ 7 : منٹو اور مفت کی سواری

منٹو صبح سویرے سکول جانے کیلئے تیار ہوا، اسے دیر ہو رہی تھی۔

وہ بس سٹاپ تک بھاگتا ہوا گیا جب وہ بس سٹاپ پر پہنچا تو بس جا چکی تھی۔ اتنے میں ایک گاڑی اس کے پاس آکر رُکی۔

جس میں سے ایک عورت نے منٹو کو کہا ''بیٹے ہمارے ساتھ چلو، ہم تمہیں سکول چھوڑ دیں گے''۔

منٹو سکول جانا چاہتا تھا۔ آج اس کا ٹیسٹ تھا۔ اس کا جی چاہا کہ وہ ان کے ساتھ چلا جائے۔

اسکو اپنے امّی ابوّ کی بات یاد آئی ۔ ۔ ۔ کہ "اجنبیوں کے ساتھ بات نہیں کرتے ۔ ۔ ۔ اور ان کے ساتھ ہرگز کہیں نہیں جاتے۔"

منٹو نے زور سے "نہیں" کہا اور گھر بھاگ گیا۔

یونٹ 8: مٹھو مدرسے میں

مٹھو مسجد میں سپارہ پڑھنے گیا۔ پڑھائی کے بعد مولوی صاحب نے مٹھو کو کہا

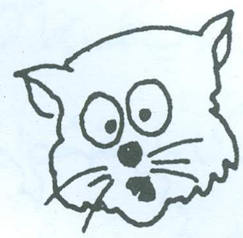

"مٹھو میری عینک گم ہوگئی ہے، میرے ساتھ میرے کمرے میں چلو اور میری عینک ڈھونڈنے میں مدد کرو"۔

مَنٹو نے کہا ''مولوی صاحب مجھے افسوس ہے کہ آپ کی عینک گم ہوگئی ہے، مگر میرے امّی ابّو میرا انتظار کر رہے ہیں اور اگر مجھے دیر ہوگئی تو وہ پریشان ہوجائیں گے''۔

خدا حافظ کہہ کر وہ گھر چلا گیا۔

یونٹ 9: منٹو اور بُرا راز

چُھٹی ہونے پر سب بچے جماعت سے باہر نکلے۔ منٹو نے بھی باہر نکلنے کے لئے اپنا بستہ اُٹھایا۔ اچانک اسکی نظر اپنے ایک ہم جماعت پر پڑی۔ وہ سر جھکا کر اپنی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ منٹو اس کے پاس گیا اور بولا ''چُھٹی ہوگئی ہے تم اب تک بیٹھے ہو؟'' اسکی آنکھوں میں آنسو تھے۔

’’یہ ایک راز ہے ۔ میں تمھیں نہیں بتا سکتا‘‘

’’یہ کیسا راز ہے جس سے تم اتنے پریشان ہو‘‘، منّٹو نے کہا

’’کچھ باتیں چھپانا مجھے بھی اچھا لگتا ہے۔ وہ باتیں جن سے آپکو اور دوسروں کو خوشی ملے۔ جیسے میں ہر سال اپنی امّی کے لئے سالگرہ پر تحفہ چھپا کر رکھتا ہوں مگر کچھ باتیں چھپانا بُری بات ہوتی ہے۔ وہ باتیں جن سے آپکو پریشانی یا دکھ ملے‘‘۔

”ماسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اگر میں یہ بات اپنے امّی ابّو کو بتاؤں گا تو وہ مجھے فیل کر دیں گے“

منٹو کے بار بار پوچھنے پر بچے نے آہستہ سے بتایا۔

”م۔۔م۔۔ماسٹر۔۔صاحب۔۔زبردستی میرے گال مروڑتے ہیں۔ مجھے اچھا نہیں لگتا لیکن میں فیل نہیں ہونا چاہتا“۔

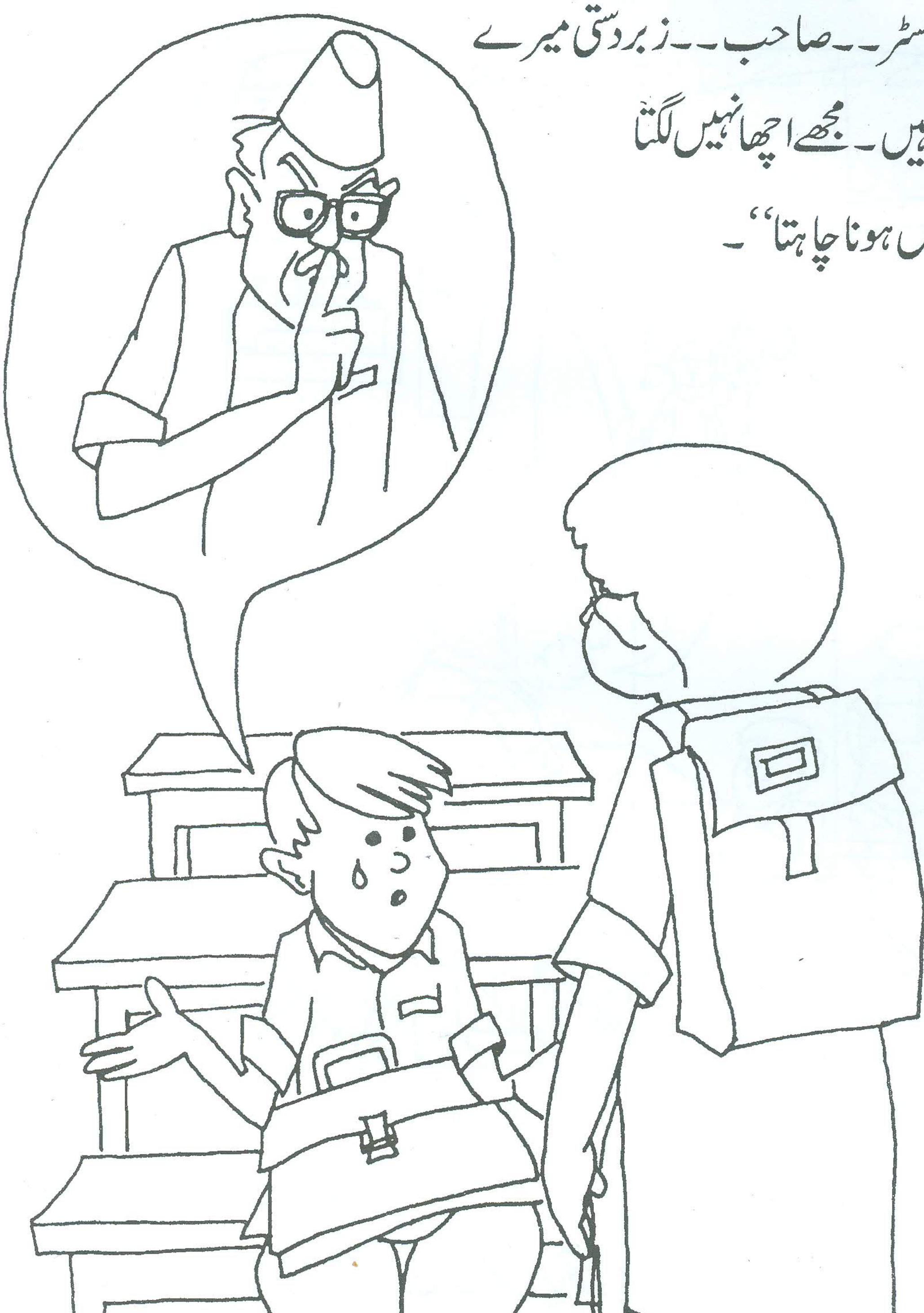

''تم یہ بات ضرور اپنے امّی ابّو کو بتاؤ۔ ماسٹر صاحب کو اس طرح کرنے کا کوئی حق نہیں۔ یہ بُرا راز ہے۔ ایسے راز کبھی نہیں رکھتے''۔

بچے نے رونا بند کر دیا اور کہا ''میں ابھی جا کر اپنے امّی ابّو کو ساری بات بتاتا ہوں''۔

یونٹ 10 : اسلم کی کہانی

اسلم ویڈیو گیم کھیل چکا تو اس کا جی چاہا کہ وہ دوبارہ اس گیم کو کھیلے مگراس کے پاس پیسے نہیں تھے۔

دکاندار نے اس سے کہا، ''بیٹا کوئی بات نہیں، تم یہ ٹوکن مفت میں لے لو''۔

اسلم نے کہا، ''شکریہ، میں کسی سے کوئی چیز مفت نہیں لیتا''۔

یونٹ 11: حامد کی کہانی

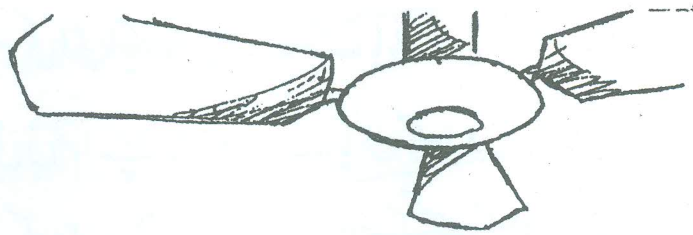

رات کو حامد ہاسٹل میں سویا ہوا تھا، اسے محسوس ہوا جیسے کسی نے اسکے اوپر سے چادر کھینچی ہے۔

اس کی آنکھ کھل گئی، حامد نے دیکھا کہ ایک شخص نے حامد کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

حامد نے زور سے چیختے ہوئے اسے روکا۔

یونٹ 12: ناصر کی کہانی

ناصر کی امی ایک دن اسے ملنگ بابا کے پاس دم کروانے لے گئیں۔

''بی بی تم اپنے بیٹے کو میرے پاس چھوڑ دو اور تم چلی جاؤ۔

اس کی امی نے کہا، نہیں، میں ناصر کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گی''۔

یونٹ 13: صائمہ کی کہانی

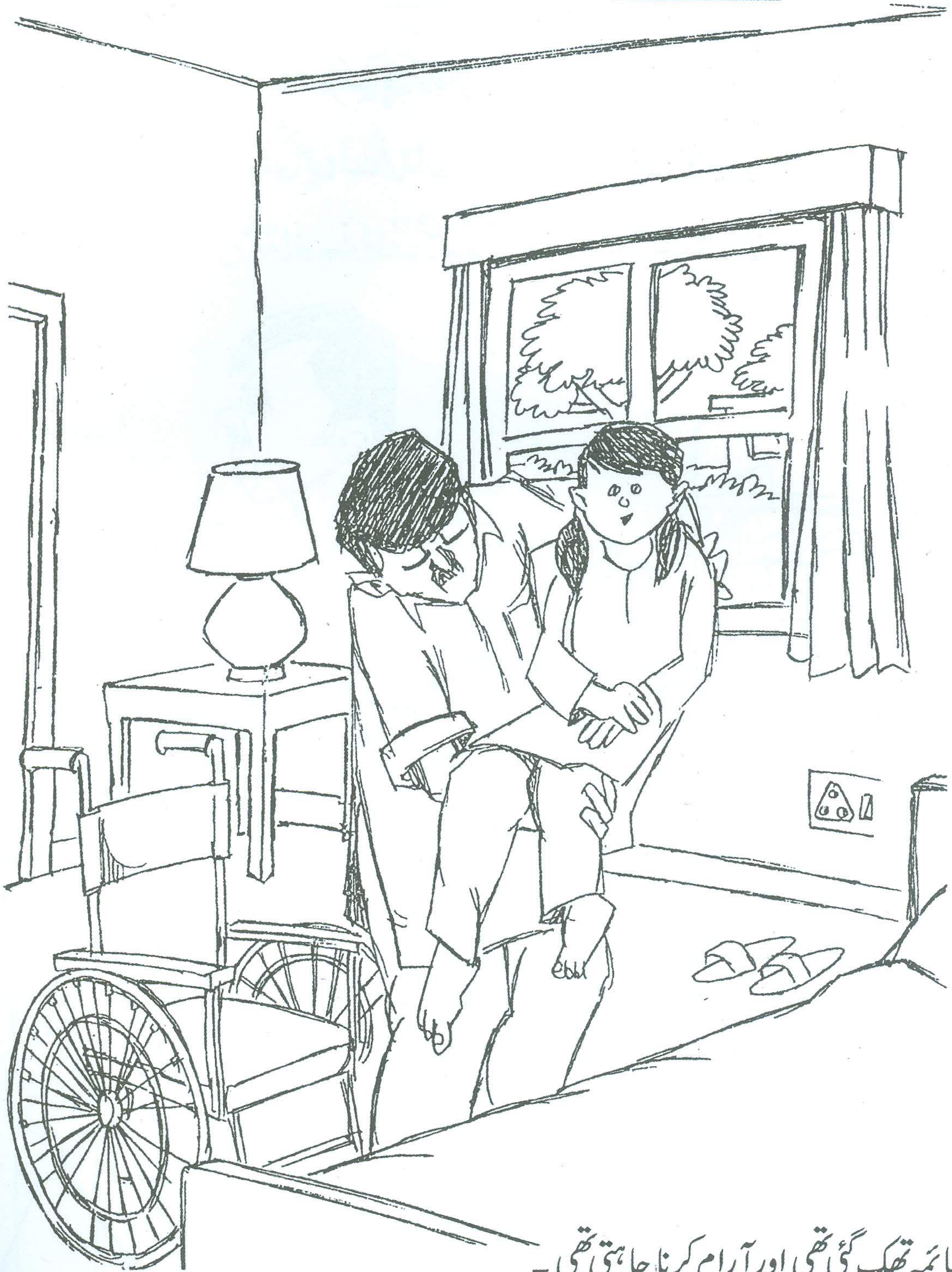

صائمہ تھک گئی تھی اور آرام کرنا چاہتی تھی۔

اسکے ماموں نے اسکی مدد کرتے ہوئے اسے گھٹنوں اور کندھوں سے اٹھا کر بستر پہ لٹایا۔

صائمہ نے خوش ہو کر کہا، ''شکریہ ماموں، آپ بالکل صحیح طریقے سے مجھے اٹھانے میں مدد کرتے ہیں''۔

یونٹ 14: فرزانہ کی کہانی

فرزانہ سڑک پار کرنا چاہتی تھی۔

ایک شخص نے فرزانہ سے کہا، ''آؤ بیٹا، میں تمہیں سڑک پار کروا دیتا ہوں''۔

فرزانہ نے کہا، ''شکریہ، آپ اپنے سیدھے ہاتھ کی کہنی مجھے پکڑا دیں''۔

اَچھے اور بُرے لوگ

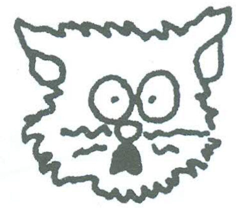

مَنٹو نے ایک دِن ایک خوفناک شکل کا آدمی گلی میں دیکھا۔

اس کے ذِہن میں فوراً خیال آیا

کیا یہ ایک ۔۔۔۔ بُرا ۔۔۔ آدمی ہے؟

اَچھے اور بُرے لوگ

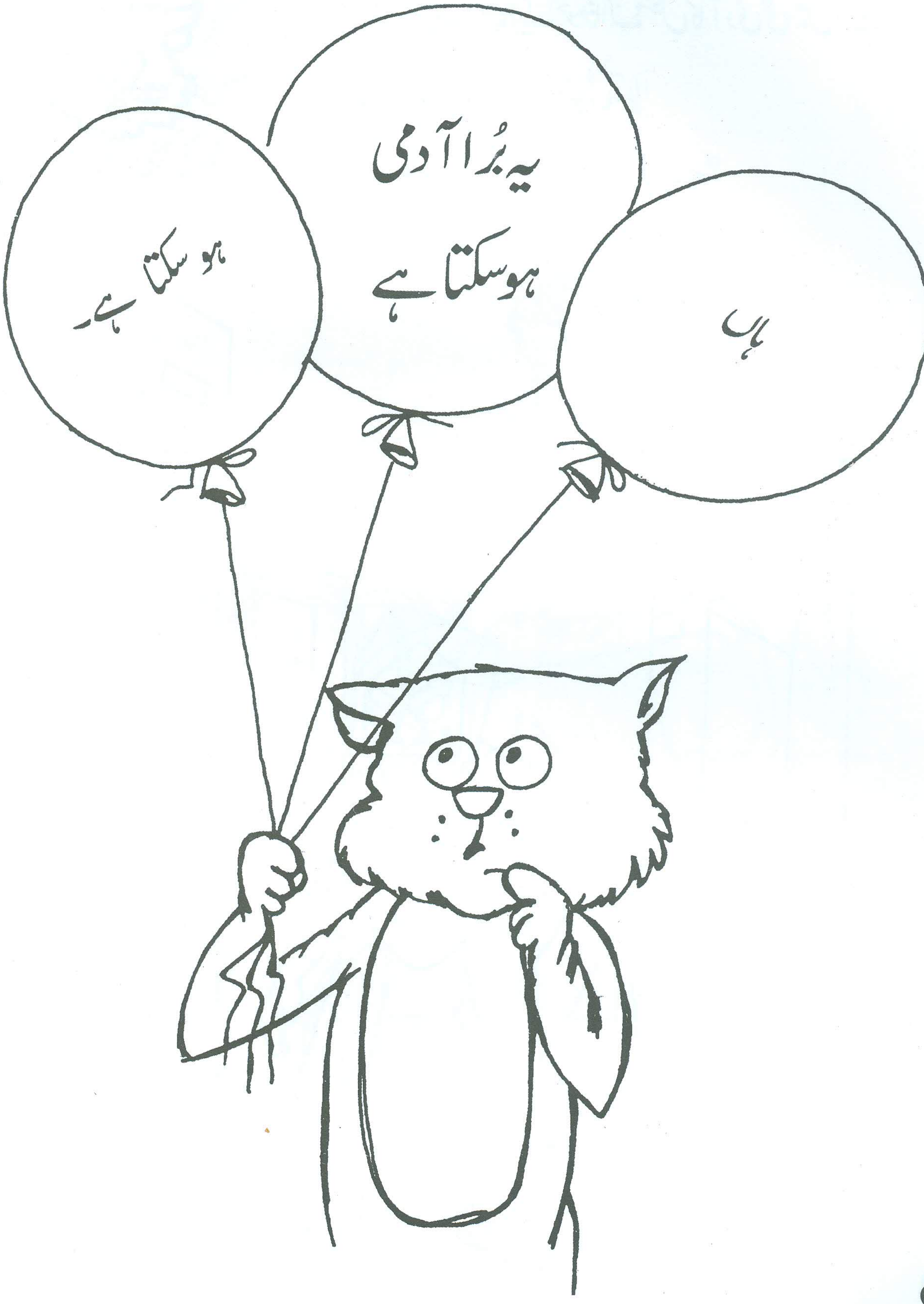

اَچھے اور بُرے لوگ

کیا یہ بھی بُرے ہو سکتے ہیں۔

ہاں یہ بھی بُرے ہو سکتے ہیں۔

ضروری نہیں کہ بُرے شخص کی شکل ہی خوَفناک ہو۔

پیارے رشتے

کچھ لوگ ہمیں چھُو سکتے ہیں۔

ہمیں پیار کر سکتے ہیں۔

یاد رکھیں

دنیا میں زیادہ لوگ اچھے ہیں۔

دنیا میں سارے لوگ بُرے نہیں ہیں۔

اَپنی حفاظت کے لئے ''نہیں'' کہنا درست ہوتا ہے۔

کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں
کہ وہ آپکو پریشان کرے۔

اکیلے مت گھومیں۔
ہمیشہ اپنے ہم عمر دوستوں کے ساتھ کھیلیں۔
ہمیشہ اپنے امی ابو کو بتا کر باہر جائیں۔

اگر کوئی آپ سے کوئی ایسی بات چھپانے کو کہے
جو آپ کے لئے پریشانی کی وجہ بنے تو اپنے
امّی ابّو کو ضرور بتائیں کیونکہ
وہ آپ کی پریشانی دور کر سکتے ہیں

غلط بات پر انکار کرنا آپ کا حق ہے۔

آپ زور سے ''نہ'' کہیں

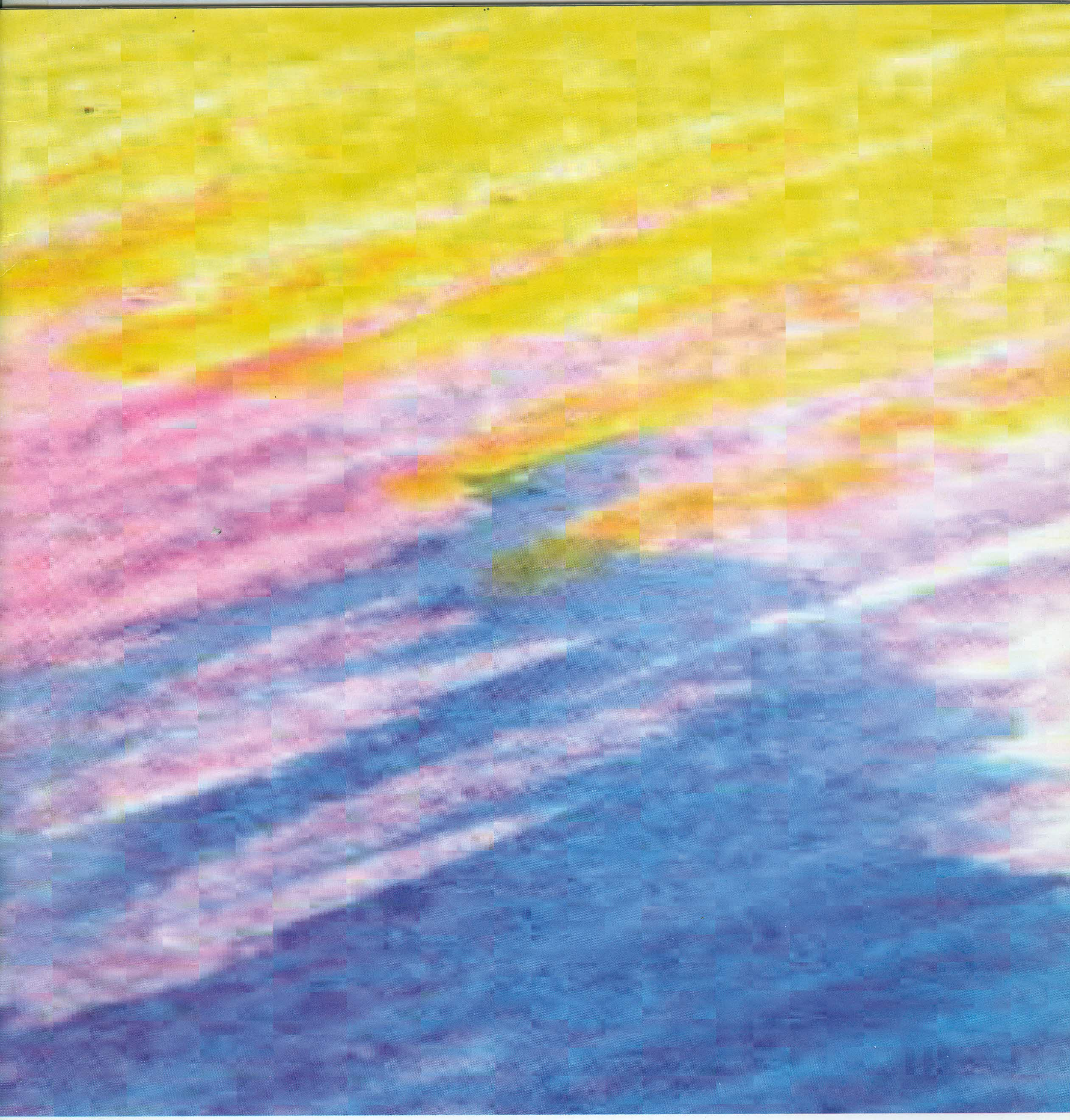

CZECH REPUBLIC
HUMANITARIAN AID

Pakistan asf acid survivors foundation

against child sexual abuse
Sahil

NOT FOR SALE